فہد چارن*

منتخب اردو لغات کا اجمالی جائزہ

A Comprehensive Overview of Selected Urdu Dictionaries

Abstract: *This study presents a historical and analytical overview of selected Urdu dictionaries, tracing the evolution of Urdu lexicography from its early rudimentary forms to modern academic and scholarly standards. Rather than covering the entire corpus of Urdu dictionaries, the study focuses on selected and significant works representing major stages in the historical development of Urdu lexicography. The compilation of Urdu dictionaries initially began with bilingual glossaries prepared to facilitate Persian and Arabic scholars and learners, gradually developing into monolingual works that contributed significantly to the standardization of Urdu orthography, phonology, and semantic structures. The major milestones in this evolution include the pioneering efforts of European orientalists as well as the valuable contributions of native scholars. Particular attention is given to selected landmark works, especially **Farhang-e-Asifiya** by Syed Ahmed Dehlvi and **Noor-ul-Lughaat** by Noor-ul-Hasan Nayyar, which played a significant role in the development of classical Urdu lexicography. The study also highlights the important contribution of the **Urdu Dictionary Board, Karachi**, particularly its **22-volume Urdu Lughat (Tarikhi Usool Par)**, a monumental compilation based on historical principles and a significant achievement in the scholarly tradition of Urdu lexicography.*

Keywords: *Urdu Lexicography, Farhang-e-Asifiya, Urdu Dictionary Board, Etymology, Philology.*

تلخیص: یہ تحقیقی مطالعہ منتخب اردو لغات کا ایک تاریخی اور تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں اردو لغت نویسی کے ارتقا کو اس کی ابتدائی سادہ صورتوں سے لے کر جدید تعلیمی و تحقیقی معیارات تک پہنچنے کے مختلف مراحل کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ مطالعے میں اردو لغت نویسی کی تاریخ کے اہم ادوار سے تعلق رکھنے والی منتخب لغات کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ اردو لغات کی تیاری کا آغاز ان دو لسانی فرہنگوں سے ہوا جو فارسی اور عربی کے ماہرین کی سہولت کے لیے مرتب کی گئی تھیں۔ بعد ازاں یک لسانی لغات کی تدوین کا سلسلہ فروغ پایا، جس نے اردو زبان کے املا، صوتیات اور معنیاتی ڈھانچے کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس ارتقائی سفر کے نمایاں سنگِ میلوں میں یورپی مستشرقین کی ابتدائی لغوی کاوشیں اور مقامی اہلِ علم و ادب کی گراں قدر خدمات شامل ہیں۔ اس مقالے میں منتخب اہم لغات، بالخصوص سید احمد دہلوی کی '**فرہنگِ آصفیہ**' اور نور الحسن نیر کی '**نور اللغات**' کا خصوصی جائزہ لیا گیا ہے، جنھوں نے اردو کی کلاسیکی لغت نویسی کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مزید بر آں، **اردو لغت بورڈ، کراچی** کی تاریخی اصولوں پر مبنی **22 جلدوں پر مشتمل** '**اردو لغت (تاریخی اصول پر)**' کی تدوین کو اردو لغت نویسی کی تاریخ کا ایک اہم علمی سنگِ میل قرار دیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: منتخب، اردو لغت نویسی، فرہنگِ آصفیہ، اردو لغت بورڈ، اشتقاقیات، لسانیات۔

*** پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو جامعہ کراچی، کراچی۔**

اردو لغت نویسی کا تاریخی جائزہ لیا جائے تو اس کے مختلف ادوار نظر آتے ہیں- جنھیں ماہرین لغت نویسیوں نے پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے،[۱] جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اردو لغت نویسی کے ابتدائی نقوش

۲۔ منظوم لغات

۳۔ اردو بہ فارسی لغات

۴۔ اردو بہ انگریزی لغات

۵۔ اردو بہ اردو لغات

۱۔ پہلا دور

یہ دور ان عربی ہ فارسی زبان کی کتب پر مشتمل ہے جن میں اردو کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔[۲] مثلاً مسعودی ہندوستان کے مشہور میوے آم کو "انج" کے نام سے یاد کرتا ہے اور اصطخری "نیبو" کے ذکر میں لکھتا ہے، کہ سندھی زبان میں اس کو "لیموں" کہتے ہیں۔ غزنوی دور میں ابو ریحان البیرونی اپنی مشہور تالیف کتاب الہند میں (جو ہندوں کے علوم وفنون پر لکھی گئی ہے) سنسکرت کے علاوہ پراکرتالفاظ کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس نے ایک سے لے کر پندرہ تک کی گنتی گنائی ہے۔ فارسی کے میدان میں غزنوی دور سے پراکرت الفاظ استعمال میں آرہے ہیں۔ فردوسی، عنصری، فرخی، منوچہری، اسدی، بیہقی اور سنائی کے یہاں ذیل کے الفاظ ملتے ہیں۔

بت، دشمن، شارہ، کت، چندن، کوتواں، نوبہار، بیلک، لگہن، شل اور پانی۔

ابولفرج رونی، سلطان ابراہیم اور اس کے فرزند مسعود ثالث کے عہد کا شاعر ہے اور لاہور: کا باشندہ ہے۔ ان کے دیوان میں یہ پراکرت الفاظ ملتے ہیں۔

دند، جوہر، جت

۱۔ بشکل پیل یک دندش نگہ کن
نعم چوں پیل یک دندش ہزار است

۲۔ آذرے کاندرو جواہر اوست
جوہر دیو پال بوداؤں

۳۔ گرد افغان وجت بر غبت و حرص

پرہ زد موکب سوار ملک

"جب کہ سید سلیمان ندوی ایسے الفاظ شامل کیے ہیں جن کی اصل اردو یا مقامی زبانیں ہیں۔ مثلاً بارجہ (بیڑہ) بلنجہ (پلنگ) ،صندل (چندن)، قرنفل (کرن پھول) اور بہط (بھات) وغیرہ۔ حافظ محمود شیرانی نے اورینٹل کالج میگزین میں اپنے ایک مقالے میں خاصی تفصیل سے بتایا ہے کہ آٹھویں اور نویں ہجری میں کن کن تالیفات میں اردو کے الفاظ ملتے ہیں۔ اور مختلف ادوار میں عرب سیاحوں اور تاریخ نویسوں نے اپنی کتابوں میں بر عظیم کے کون کون سے مقامی الفاظ استعمال کیے ہیں۔ مثلاً انھوں نے مسعودی اور اصطخری کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ کون کون سے پراکرت (اردو) الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ البیرونی نے بھی کتاب الہند میں سنسکرت اور اردو کے سیکڑوں الفاظ استعمال کیے ہیں۔ دراصل شمالی ہند میں اردو کئی سو سال سے محض بول چال کی زبان رہی اور فارسی کے غلبے کی وجہ سے اردو کو تصنیف و تالیف میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں عربی اور فارسی کی کتب تواریخ اور دیگر موضوعات پر لکھی گئی تصانیف میں اردو محاورات اور فقرے بکھرے پڑے ہیں۔ ان تصانیف میں سے کچھ یہ ہیں۔ طبقات ناصری، قران السعدین، دیول رانی خضر خان، سیر الاولیا، تاریخِ فیروز شاہی، کتابِ باراہی، مفرح القلوب، تاریخ داؤدی، تاریخ ہمایونی، توزکِ جہاں گیری، خیر المجالس اور خزائن الفتوح وغیرہ۔
لیکن اردو لغت نویسی کے یہ ابتدائی نقوش بے قاعدہ ہیں اور ان کو اردو لغت نویسی کے باقاعدہ آغاز کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا خاص طور پر جب یہ ذہن میں رکھیں کہ اس وقت اردو زبان بھی تشکیل کے مراحل سے گزر رہی تھی۔

۲۔ دوسرا دور (منظوم لغات)

اردو لغت نویسی کا دوسرا مرحلہ وہ مختصر منظوم لغات ہیں جو نصابی ضروریات کے لیے تخلیق ہوئیں۔[۴] ایسی منظوم لغت "نصاب نامہ" کہلاتی ہے۔ نصاب کے طور پر تخلیق کی گئی یہ منظوم لغات یا نصاب نامے جن کا آغاز حافظ محمود شیرانی کے خیال کے مطابق دورِ جہانگیری سے ہوتا ہے اردو اور فارسی کی آمیزش کی ایک صورت ہے۔ ان میں اردو الفاظ کے عربی اور فارسی مترادفات نظم کیے گئے ہیں۔ یہ فرہنگیں تعلیمی نصاب کے طور پر لکھی گئیں اور عام طور سے دو سو اشعار پر مشتمل ہوتی تھیں۔ کیوں کہ کسی زمانے میں دو سو درہم وہ رقم تھی جس پر ایک سال گزرنے پر زکوۃ واجب ہوتی تھی، (گویا وہ اس زمانے میں زکوۃ کا نصاب تھا)۔ فارسی نصاب ناموں کے باوا آدم ابو نصر فراہی نے اپنے مشہور نصاب الصبیان (۶۱۷ھ) کا نام اسی مناسبت سے رکھا اور بعد ازیں ایسی کتابوں کا نام نصاب نامہ پڑ گیا۔ نصاب ناموں کا یہ رواج بر عظیم پاک و ہند کی زبانوں میں اتنا نہیں رہا جتنا فارسی میں لیکن فارسی کے نصاب نامے اردو اور دیگر زبانوں کے لیے محرک ثابت ہوئے۔ اردو میں ان کا آغاز کوئی چار سو سال قبل ہوا اور حکیم یوسفی کا "قصیدہ در لغات پراکرت" پہلا نصاب نامہ سمجھا جاتا ہے جو سولہوی صدی ہجری کے نصف اول میں لکھا گیا۔ اس کے تتبع میں جو نصاب نامے لکھے گئے ان میں سے کچھ نام درجِ ذیل ہیں:

۱۔ حمد باری از عبد الواسع ہانسوی

۲۔ اللہ باری از احسن

۳۔ رازق باری از والہ

۴۔ قادری باری از فیاض عسکری

۵۔ حمد باری از عبد السمیع رامپوری

۶۔ فیض باری از میر شمس الدین محمد۔

اس کے علاوہ شیرانی صاحب نے اس کی ایک طویل فہرست دی ہے [۵]۔

”شمالی ہند سے پہلے جنوبی ہند میں نصاب ناموں کی تالیف کا آغاز ہو چکا تھا اور اس ضمن میں سب سے پہلے لغات گجری کا نام آتا ہے۔ جس کے زمانے اور مصنف کا تعین نہیں ہو سکا۔ سید سلیمان ندوی نے بھی گجرات میں تالیف کی گئی ایک منظوم لغت کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے زمانے کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ بعد کے ادوار میں دکن میں تالیف کیے گئے نصابوں میں گنج نامہ، خوان یغما، رزاق باری اور قادر باری شامل ہیں۔ اس دور میں جو لغات لکھی گئیں ان کا محرک تعلیمی اور نصابی ضروریات تھیں۔

3۔ تیسرا دور: اردو بہ فارسی لغات

اردو لغت نویسی کے تیسرے دور میں ہمیں ایسی لغات ملتی ہیں جن میں اردو یا مقامی الفاظ کی تشریح یا وضاحت فارسی زبان میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دور میں فارسی سرکاری اور درباری زبان تھی۔ ایسی ہی ایک لغت عہدِ جہانگیری میں عبد الواسع ہانسوی کی مرتبہ "غرائب اللغات" ہے۔ جسے اردو کی پہلی لغت کہا جاتا ہے۔ سید عبد اللہ کے مطابق "غرائب اللغات" کا قدیم ترین نسخہ جو دست یاب ہے اس کا سالِ کتابت (۴۷-۱۷۴۶) ہے [۳]۔ لیکن یہ اس سے پہلے تالیف کی جا چکی تھی۔ اسے سراج الدین علی خان آرزو نے "نوادر لا الفاظ" کے نام سے ۱۷۴۳ء میں مرتب کیا۔ اردو کی دوسری باقاعدہ لغت میر محمد عترت کی "کمالِ عترت" ہے جو اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں (۷۶-۱۷۷۵ء) تالیف ہوئی۔ اس کے بعد مرزا جان طپش دہلوی کی لغت "شمس البیان فی مصطلحات الہندوستان" (۱۷۹۲ء) کا نام آتا ہے۔ اس کی اشاعت ۱۸۴۸ء میں ہوئی۔ اس کے بعد مولوی واصف کی "دلیلِ ساطع" (۱۸۳۳ء) بھی اہم ہے۔ پھر اوحد الدین بلگرامی کی لغت "نفائس اللغات" کو بھی اہمیت حاصل ہے جو ۱۸۳۴ء میں لکھی گئی جس کی اشاعت ۱۸۴۹ء میں ہوئی۔ ناسخ کے شاگرد میر علی اوسط رشک کی "نفس اللغہ" جس کی سالِ تالیف ۱۸۴۴ء ہے۔ پھر محبوب علی رام پوری کی "منتخب النفائس" مرتبہ ۱۸۴۶ بھی اہم ہے۔ یہ لغت اردو، عربی، اور فارسی کے مترادفات پر مشتمل ہے۔ اردو بہ فارسی لغات کا یہ سلسلہ کافی عرصے تک چلا اور اردو بہ انگریزی اور

اردو بہ اردو لغات کے شروع نے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ رئیسہ بھوپال نواب شاہجہاں بیگم نے "لغت خزانۃ اللغات "۱۸۸۸ء میں شائع کیا ۔اس میں اردو الفاظ کے فارسی، ترکی، عربی، سنسکرت اور انگریزی میں مترادفات دیے گئے ہیں۔ ایسی ہی ایک لغت راجا راجیشور راؤ اصغر کی "مفتاح اللغات" ہے۔ قدرت نقوی کے مطابق ۲۳۔۱۹۲۲ء میں چھپ چکی تھی مگر اس کے کسی مطبوعہ نسخے کا سراغ نہیں ملا۔ راجا راجیشور راؤ اصغر کی ایک اور لغت ۲۶ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں اردو، فارسی عربی، پراکرت، ترکی اور انگریزی الفاظ شامل ہے جو ابھی تک چھپ نہیں سکی۔ اس دور کی ایک لغت جو اس دور کی روایت سے بالکل الگ ہے اس میں فارسی الفاظ کی معنی اردو میں درج ہیں۔ اس کے مصنف شاہ محی الدین المعروف بہ حاجی صاحب ہیں۔ سخاوت مرزا کے مطابق اس کا سالِ تصنیف لگ بھگ ۱۷۹۵ء کے آس پاس ہے ۶"۔

۴۔ اردو بہ انگریزی لغات

"اہلِ یورپ سترھویں صدی عیسوی کے اوائل سے تجارتی، اقتصادی اور تبلیغی غایت سے برِ صغیر میں آنے لگے۔ ان لوگوں نے تجارتی معملات کی بہتر افہام و تفہیم کے لیے مقامی لوگوں کی زبان سمجھنے کے مقصد کے تحت اپنی اپنی چھوٹی موٹی فرہنگیں ترتیب دیں جو رومن رسم الخط میں ہوتی تھیں۔ مگر جب شوقِ تجارت نے جذبۂ ملک گیری کی شکل اختیار کر لی تو زبانوں کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ تاجروں اور سیاسی لوگوں کے ساتھ عیسائی مشنریوں کی بھی آمد شروع ہوگئی جن کے لیے مقامی لوگوں کی زبانوں کو بخوبی سمجھنے کی ضرورت ناگزیر تھی۔ اور یہ ضرورت صرف اور صرف دولسانی لغات ہی پوری کر سکتی تھیں۔ چنانچہ مسٹر کورچ کی مرتب کردہ اوریئنٹل کیٹلاگ (۱۸۸۷ء) کے حوالے سے گریرسن نے ایک ایسی لغت کے قلمی نسخے کا ذکر کیا ہے جو ۱۶۳۰ء میں سورت میں لکھی گئی۔ اور فارسی، انگریزی، ہندوستانی (اردو) اور پرتگالی الفاظ پر مشتمل تھی۔ گریرسن نے ایک اور لغت LEXICAN LINGUAE HINDUSTANICA کا بھی ذکر کیا ہے جو ایک کیپوچن راہب فرانسس کس تیورنی سس کی تالیف ہے ۷"۔ جو سورت ہی میں ۱۷۰۴ء میں لکھی گئی تھی۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی کی چند اہم لغات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ A Dictionary of the Hindustani language جے فرگوسن، لندن، ۱۷۷۳ء۔

۲۔ A Dictionary , English & Hindustani، گل کرسٹ، ۱۷۹۴ء۔

۳۔ Dictionary of English & Hindustani، ڈاکٹر ہنری پیرس ۱۷۹۰ء۔

۴۔ اردو انگریزی لغت، ڈبلیو ہنری، ۱۸۰۸ء۔

۵۔ Dictionary , Hindustani & English، جوزف ٹیلر، ۱۸۰۸ء۔

۶۔ Urdu English Dictionary، کارل میکال سمتھ، ۱۸۲۰ء۔

۷۔ Dictionary of Hindustani and English، جان شیکسپئر، ۱۸۳۴ء۔

۸۔ Dictionary Hindi and English، ڈاکٹر ایم۔ ٹی۔ ایڈم، ۱۸۳۸ء۔

۹۔ A Dictionary in Oordoo and English، جے۔ ٹی۔ تھامس۔

۱۰۔ An English –Hindustani law and commercial Dictionary، ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن، ۱۸۵۸ء۔

۱۱۔ A New Hindustani-English Dictionary، ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن، ۱۸۷۹ء۔

۱۲۔ A Vocabulary English and Hindustani، جی۔ پی۔ ہینسرل گرووو، ۱۸۶۵ء۔

۱۳۔ A Dictionary,Hindustani –English, English- Hindustani، ڈنکن فاربس، ۱۸۶۶ء۔

۱۴۔ Dictionary of Hindi language، جی۔ ڈی سیٹ، ۱۸۷۵ء۔

۱۵۔ A Cocabulary in Urdu, latin and English، ڈاکٹر ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن، ۱۸۸۲ء۔

۱۶۔ A Dictionary of Urdu, Classical Hindi and English، جان ٹی پلیٹس، ۱۸۸۴ء۔

۱۷۔ An Eng-Hindi vocabulary، ڈی۔ سی۔ فلوٹ، ۱۹۱۱ء"

مندرجہ بالا لغات چوں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازموں کے لیے لکھی گئی تھیں اس لیے ان میں بیشتر اردو الفاظ کے مترادف دیے گئے ہیں۔ اور اردو الفاظ رومن رسم الخط میں لکھے گئے ہیں"[۸]۔

۵۔ اردو بہ اردو لغات

"امام بخش صہبائی نے ۱۸۴۹ء میں اردو صرف و نحو پر ایک کتاب لکھی جس کے آخر میں اردو کے محاورات درج ہیں۔ یہ لغت تو نہیں مگر لغت نویسی میں مدد و معاون ضرور ہے۔ اسی دور میں سرسید احمد خان نے بھی ایک مبسوط لغت لکھنے کا ارادہ کیا مگر اپنی قومی و تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے اس کی طرف پوری توجہ نہ دے سکے۔ سرسید احمد خان نے اپنی اس لغت کا نمونہ گارسیں دتاسی کو پیرس بھیجا تھا جس نے مشورہ دیا کہ اس کا نام "لغت زبانِ اردو" رکھیے۔ اس زمانے میں چند دیگر لغات کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سید محمد کی "مفتاح اللغات" (دہلی ۱۸۵۱ء)۔ سورج مل کی "ہندوستانی لغات" (پٹنہ ۱۸۷۴ء) شامل ہیں۔ الطاف حسین حالی نے ایک عظیم الشان لغت کا ذکر کیا ہے جو انیس جلدوں پر، مشتمل تھی مگر چھپ نہیں سکی۔ "فرہنگِ حامدیہ" نامی یہ لغت عبدالمجید خاں رام پوری نے مدون کی تھی اور والیٔ رام پور حامد علی خان نے اسے شاہی کتب خانے میں داخل کر کے اس کی طباعت کا حکم دیا۔ لیکن حامد علی خان کا انتقال ہو گیا اور اس کا مسودہ تاریخ میں کہیں گم ہو گیا۔

اس دور کی چند اہم ترین اردو کی بہترین لغات میں سے ایک فرہنگ آصفیہ کا آغاز سید احمد دہلوی نے ۱۸۶۸ء میں کر دیا تھا۔ پہلے مختصر صورت میں فرہنگِ آصفیہ کی تدوین مصطلاحات اردو کے نام سے ۱۸۷۱ء سے ہوئی اور بعد میں یہ ۱۸۷۸ء سے لغاتِ اردو معروف بہ ارمغان دہلی کے نام سے چھپی۔ سید احمد دہلوی نے اسے ۱۸۸۲ء میں ہندوستانی اردو لغات کے نام سے رسائل میں چھاپنا شروع کیا ۔۱۸۸۸ء میں نظام دکن نے سید احمد دہلوی کی سرپرستی شروع کی اور اس کا نام فرہنگ آصفیہ رکھا گیا۔ ۱۸۸۸ء میں اس کی پہلی اور دوسری جلد ۱۸۹۸ء میں تیسری اور ۱۹۰۱ء میں چوتھی یعنی آخری جلد چھپی۔ اس سے پہلے جلال لکھنوی کی "گنجینۂ زبان اردو (۱۸۸۱ء)، اور ان ہی کی سرمایۂ زبان اردو ۱۸۸۶ء چھپی۔ چرنجی لال کی مخزن المحاورات ۱۸۸۶ء، مچھو بیگ عاشق لکھنوی کی بہار ہند ۱۸۸۸ء۔ اور اشرف علی لکھنوی کی مصطلحاتِ اردو ۱۸۹۰ء میں چھپ چکی تھیں۔ امیر مینائی کی امیر اللغات (جلد اول ۱۸۹۱ء اور جلد دوم ۱۸۹۲ء) اور غلام سرور لاہوری کی جامع اللغات ۱۸۹۲ء بھی چھپ چکی تھیں۔ سید احمد دہلوی کی ایک اور لغت "لغات النساء" بھی ہے جو ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ ابو شاہ جہان پوری کی کنایات لغات اردو ۔۔ خواجہ اشرف علی کی "اشرف اللغات"، شاہ جہاں بیگم کی لغات شاہ جہانی، عزیز لکھنوی کی "عزیز اللغات"، عشرت لکھنوی کی "لغاتِ اردو"، کریم الدین کی "کریم اللغات"۔ وغیرہ بھی اہمت کی حامل ہیں۔ اس کے بعد مولوی نور الحسن نیر کی "نور اللغات" (چار حصے ۱۹۲۴ تا ۱۹۳۱ء)، خواجہ عبد المجید کی "جامع اللغات" (چار جلدیں ۱۹۳۲ء تا ۱۹۳۵ء) بھی قابل ذکر ہیں[۹]۔ اس کے بعد کے دور کی بعض لغات سے قطع نظر "مہذّب اللغات" (۱۴ جلدیں) اور "اردو لغت تاریخی اصولوں پر" (۲۲ جلدیں) بہت اہم ہیں۔

حوالاجات:

۱۔ رؤف پاریکھ، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی اردو، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱

۲۔ بی بی امینہ، اردو لغت تاریخی اصولوں پر (تحقیقی و تنقید مطالعہ) کراچی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۱۸ء، ص ۴۶

۳۔ حافظ محمود شیرانی، آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں فارسی تالیفات سے اردو کے وجود کا ثبوت، لاہور: اورینٹل کالج میگزین، ۱۹۲۹ء، ص ۳

۴۔ رؤف پاریکھ، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی اردو، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱، ۱۴

۵۔ حافظ محمود شیرانی، مقالات شیرانی (جلد ہشتم)، لاہور: مجلس ترقی اردو، ۱۹۸۵ء، ص ۳۸

۶۔ رؤف پاریکھ، لغوی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۱۴، ۲۴

۷۔ مسعود ہاشمی، اردو لغت کا تنقیدی جائزہ، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۲۰۰۰ء، ص ۵۱

۸۔ نعت الحق، اردو لسانیات (تاریخ و تنقیدی کی روشنی میں) ملتان: بیکن ہاؤس، ۱۹۹۵ء، ص ۴۲

۹۔ رؤف پاریکھ، لغوی مباحث، محوّلہ بالا، ص ۲۶، ۲۸

کتابیات:

۱۔ بی بی امینہ ، **اردو لغت تاریخی اصولوں پر (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)**، کراچی: انجمن ترقیِ اردو، ۲۰۱۸ء۔

۲۔ حافظ محمود شیرانی، **آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں فارسی تالیفات سے اردو کے وجود کا ثبوت**، لاہور: اورینٹل کالج میگزین، ۱۹۲۹ء۔

۳۔ حافظ محمود شیرانی، **مقالاتِ شیرانی** (جلد ہشتم)، لاہور: مجلسِ ترقیِ اردو، ۱۹۸۵ء۔

۴۔ رؤف پاریکھ، **لغوی مباحث**، لاہور: مجلسِ ترقیِ اردو، ۲۰۱۵ء۔

۵۔ مسعود ہاشمی، **اردو لغت کا تنقیدی جائزہ**، نئ دہلی: ترقیِ اردو بیورو، ۲۰۰۰ء۔

۶۔ نعت الحق، **اردو لسانیات (تاریخی و تنقیدی روشنی میں)**، ملتان: بیکن ہاؤس، ۱۹۹۵ء۔

Bibliography

1. Amina, Bibi. *Urdu Lughat Tarikhi Usulon Par (Tahqiqi wa Tanqidi Mutala'a).* Karachi: Anjuman Taraqqi-e-Urdu, 2018.
2. Shirani, Hafiz Mahmud. *Athwin aur Nawin Sadi Isawi Mein Farsi Talifaat Se Urdu Ke Wujood Ka Saboot.* Lahore: Oriental College Magazine, 1929.
3. Shirani, Hafiz Mahmud. *Maqalat-e-Shirani.* Vol. 8. Lahore: Majlis Taraqqi-e-Urdu, 1985.
4. Parekh, Rauf. *Lughavi Mabahis.* Lahore: Majlis Taraqqi-e-Urdu, 2015.
5. Hashmi, Masood. *Urdu Lughat Ka Tanqidi Jaiza.* New Delhi: Taraqqi-e-Urdu Bureau, 2000.
6. Haq, Naat. *Urdu Lisaniyat (Tarikhi wa Tanqidi Roshni Mein).* Multan: Beacon House, 1995.

☆☆☆☆☆